آزاد کشمیر کی اردو شاعری پر ادبی تحریکات کے اثرات: ایک مطالعہ

Influence of literary movement on Urdu poetry of Azad Jammu and kasmir: A study

1. Dr.Muhammad Yousaf

Head, Department of Urdu University of Azad Jammu and Kashmir, Muzaffarabad

2. Dr.Ambreen Khawjaa

Assistant Professor, Department of Kashmir Study University of Azad Jammu and Kashmir, Muzaffarabad

3. Nariman kiani

M.Phil. scholar, Department of Urdu University of Azad Jammu and Kashmir, Muzaffarabad

Abstract:
Azad Kashmir is a region whose literature has multifaceted characteristics. In the poetic literature of Kashmir, there are influences of classical and modern literature as well as the effects of various literary movements. This is maintaining its identity despite the influences. The poets of Azad Kashmir have progressive elements, romantic elements, Islamic elements as well as the influences of literature from other worlds. The form of revolutionary ideas is prominent in the poetry of Azad Kashmir. These poets write for their love for their homeland, love for their soil, their culture and identity. There is no doubt that individually the influence of Urdu literature on the poetry of Azad Kashmir is significant, but there is no formal movement. There has been no such school of thought in Azad Kashmir that is directly related to the Urdu literature movement. Influenced, scattered trends can be found, but the effects of a regular movement are not seen. Progressive thought, romantic ideas, Islamic movement, Sufi and regional movement as well as Pakistan movement, Allama Iqbal, Hafeez Jalandhri and other poets. The influences on the poets here are individual. All these figures and movements have shaped the literary landscape of Azad Kashmir, influencing themes, styles and forms of Urdu poetry in the region. Poets have often combined elements of multiple movements to create a unique voice and perspective while maintaining their individuality.

Keywords: literary movement, influences of classical and modern literature regional, styles and forms, shaped the literary landscape, unique

تحریک عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی حرکت دینے یا ہلانے کا عمل، خیال تصور ساکن کو متحرک کرنے کا عمل ترغیب، ابھارنے کا عمل وغیرہ وغیرہ کے ہیں۔ ادب میں تحریک سے مراد وہ رجحان ہے جس سے مختلف ادبا مشترکہ انداز یا مقصد سے جڑ جاتے ہیں۔ ادب میں یہ تحریکیں ایک مدت کے ساتھ ترقی کرتی ہیں اور کسی مخصوص خطے تک محدود ہو سکتی ہیں۔ ہر تحریک کا اپنا کوئی نہ کوئی منشور ہوتا ہے۔ ادیب مصنف یا شاعر لوگ معاشرے کے حساس ترین اشخاص ہوتے ہیں۔ گرد و پیش میں ہونے والے حادثات و واقعات کے اثرات ان پر معاشرے کے دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ ہوتے

ہیں۔ اسی طرح معاشرے کی فلاح وبہبود یا کسی کے خلاف بغاوت وغیرہ کی صورت میں جب بھی کوئی تحریک اٹھتی ہے تو ادب پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اٹھارویں صدی میں انقلاب فرانس ایسا واقعہ ہے جس نے نہ صرف فرانس بلکہ تمام یورپ کے ہر شعبہ ہائے زندگی کو متاثر کیا۔ وہیں ادب پر بھی اس کے گہرے اثرات مرتب ہوئے۔ ادب میں کلاسیکیت کی جگہ تخیل آفرینی اور جذباتیت نے لے لی۔۔ڈاکٹر انور سدید لکھتے ہیں:

ادبی تحریک فی الاصل ادب کے جمود کو توڑنے اور اس کی کہنگی کو زائل کر کے تنوّع اور نیرنگی پیدا کرنے کا عمل ہے۔"[۱]

مسلم حکومت کے قیام کے ساتھ ہی ہندوستان میں اردو زبان وادب کے آثار نمودار ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر یہ آثار مختلف تحریکات میں ڈھل کر ہندوستان کے مختلف علاقوں کے ساتھ ساتھ کشمیر میں بھی نمو حاصل کرنے لگتے ہیں۔ خطۂ کشمیر زبان وادب کا ایک اہم مرکز رہا ہے۔ یہاں سنسکرت ، کشمیری، فارسی، عربی اور مقامی زبانوں کے کئی نام ور، عظیم اہل قلم اور استادانِ فن پیدا ہوئے ہیں۔ ان استادانِ فن کے چرچے نہ صرف کشمیر تک محدود رہے بلکہ بیرونی دنیا پر بھی ان کے فکر وفن کے اثرات پڑے ہیں۔ ریاست جموں وکشمیر میں اردو زبان وادب کے پس منظر میں کار فرما سنسکرت، کشمیری، فارسی اور عربی ادب اور مقامی زبانوں کے سرمایہ شعر وادب اور ان زبانوں کے لوک ادب نے کشمیر میں اردو شعر وادب کی زمین کو ہموار کرنے کے ساتھ ساتھ اردو زبان کی ساخت وپرداخت میں بھی بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ ۲۰ ویں صدی کے آغاز تک کشمیر میں اردو شاعری کی روایت باقاعدہ طور پر قائم ہو چکی تھی۔ جس کی بنا پر یہاں اردو زبان وادب کو ترقی ملی۔ ان گنت شعرا، فکشن نگار، اور انشا پردازوں نے ادبی افق اور ادبی منظر نامے پر اپنی حیثیت اور اہمیت منوائی۔ ڈاکٹر افتخار مغل آزاد کشمیر میں اردو کی شعری روایت اور اثرات کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> "آزاد کشمیر کے سارے علاقوں میں ثقافتی یکسانیت پائی جاتی ہے۔ آزاد کشمیر کے شعرا کی پہلی نسل سے لے کر موجودہ نسل تک مضامین میں ایک قسم کی فکری یک جہتی اور ہم آہنگی کا احساس بھی ہوتا ہے۔ شعری روایت کا تحقیقی مطالعہ خطہ کے شعری سرمائے کے حوالے سے بعض دل چسپ اور منفرد تجربوں کو سامنے لاتا ہے جو اردو زبان کی شعری روایت کا حصہ ہوتے ہوئے بھی اپنے منفرد خط وخال رکھتے ہیں۔ ان دل چسپ اور منفرد شعری تجربات کا تعلق بیک وقت ہیت موضوع اور اسلوبیاتی وعلامتی نظام سے ہے۔ آزاد جموں کشمیر میں ریاستی سطح پر ادب کی پذیرائی کے سلسلے میں کسی ٹھوس منصوبہ بندی اور سنجیدہ رویے کا مظاہرہ نہیں کیا گیا اور نہ ہی قومی ادبی وثقافتی اداروں نے آزاد کشمیر کی ادبی اور شعری سرگرمیوں کو سنجیدگی سے دیکھا لیکن اس کے باوجود یہاں کے شعرا نے انتہائی مشکل حالات میں بھی شعر وسخن کے دیپ روشن رکھے۔ خطہ میں اردو شاعری کی ماضی کی یہ زندہ روایت یہی ثابت کرتی ہے کہ یہاں شعر وادب کی معیار مقدار کا گراف ہمیشہ بڑھتا رہا ہے اور مستقبل میں یہ خطہ اردو شاعری کا دامن مالامال کرنے میں اردو دنیا کے دوسرے خطوں سے پیچھے نہیں رہے گا۔"[۲]

آزاد کشمیر کی شعری روایت کی جڑیں کشمیر کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں۔ آزاد کشمیر کی شعری روایت کو بعض ناقدین مختلف شعری روایت سے جڑتے ہیں لیکن اصل میں کشمیر کی شعری روایت اصل میں کشمیر کی شعری روایت ہی ہوگی۔ نہ صرف کشمیر بل کہ شمالی ہندستان میں اردو شاعری کے نقشِ اول اردو کی مثنوی کے تخلیق کار میاں غلام محی الدین میر پوری کا تعلق بھی آزاد کشمیر کے ضلع میرپور سے ہے۔ اس نے ۱۱۳۱ھ میں "گلزار فقر" کے نام سے ایک مثنوی لکھی۔ اس طرح شعرا ابتدا سے اج تک اپنے اپنے اسلوب میں شعری روایت کو مستحکم کرنے کی جدوجہد میں مصروف عمل ہیں۔ اردو ادب کے فروغ کے لیے مختلف اوقات میں مختلف تحریکیں چلتی رہیں۔ ہر تحریک نے اردو زبان وادب کی ترقی اور ترویج میں اپنا اپنا کردار ادا کیا ہے۔ اردو شاعری پر بھی ان تحریکات نے اپنا اثر دکھایا۔ ان تحریکات میں علی گڑھ تحریک، رومانوی تحریک، ترقی پسند تحریک، اسلامی ادب کی تحریک اور حلقہ ارباب ذوق قابل ذکر ہیں۔ آزاد کشمیر میں جب اردو شاعری کے سفر کا آغاز ہوا تو بہت سے شعراء نے اردو ادب میں اٹھنے والی ان تحریکات کا اثر قبول

کیا۔ان تحریکات نے اردو ادب میں نئے نئے رجحانات کو فروغ دیا۔ڈاکٹر افتخار مغل آزاد کشمیر کی اردو شاعری میں تحریکات کے اثرات کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"آزاد کشمیر کی عوام میں خود داری و انانیت بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔یہ لوگ کسی کی تقلید یا بنے بنائے رستے پر چلنے کے روادار نہ تھے۔یہی وجہ ہے کہ آزاد کشمیر کی اردو شاعری میں بھی ہمیں واضح طور پر نقالی کا کوئی عنصر نظر نہیں آتا۔گو کہ بعض شعراء ذاتی پسند کی بناء پر بڑے شاعروں کے طرز پر شاعری کی ہے۔اس کے علاوہ جہاں تک تحریکات کے اثرات کی بات میرا خیال ہے کہ آزاد کشمیر کی اردو شاعری پر ان تحریکات کے اثرات باضابطہ طور پر مرتب نہیں ہوئے۔ہاں انفرادی طور پر بہت سے شعراء پر ان تحریکات کے اثرات کو کسی حد سے دیکھا جاسکتا ہے۔"۳

آزاد کشمیر کی اردو شاعری پر اردو ادب کی تحریکات کے اثرات کے حوالے سے سید شہباز گردیزی کا کہنا ہے:

"ادب میں آنے والی تبدیلیوں اور نئے رجحانات کے اس رات کا پڑنا ایک فطری عمل ہے۔تقسیم کے بعد آزاد کشمیر میں انجمن ترقی پسند مصنفین اور حلقہ ارباب ذوق نے کسی حد تک اپنے اثرات چھوڑے ہیں۔اچھی بات یہ ہے کہ موجودہ عہد میں مقامی شعراء ان تفرقات سے نکل چکے ہیں۔کشمیر میں شروع سے ہی ان تحریکوں کا عمل دخل محدود ہی رہا،البتہ مقامی سطح پر مذہبی تحریکوں کے اثرات نظر آئے ہیں"۴

۱۹۳۶ میں اردو ادب میں ایک نئی تحریک نے جنم لیا اور ترقی پسند تحریک کے نام سے مشہور ہوئی۔ابتداء میں اس تحریک کا پر جوش خیر مقدم ہوا۔اردو ادب میں ترقی پسند مصنفین نے صرف اور صرف غریبوں کے لیے آواز اٹھائی اور یہ طے پایا کہ ادباء اور شعراء ایسا ادب تخلیق کریں گے جو صرف غریبوں کی آواز بنے گا۔بھوک پر اور معاشرے میں موجود خامیوں اور ناانصافیوں بارے میں لکھا جائے۔اس تحریک کے اثرات کشمیر کے شعرا نے بھی کیا اسی طرح کا ادب تخلیق کرنے کی کوشش کی۔اس تحریک سے کشمیر کے شعرا کو بھی متاثر کیا۔اس تحریک کے سب بڑے مداح اور اس کے اثرات قبول کرنے والوں میں سب سے پہلا نام پروفیسر نذیر انجم کا ہے۔پروفیسر نذیر انجم ایک ترقی پسند اور آزادی پسند شاعر تھے۔ان کے مشہور زمانہ اشعار ملاحظہ ہوں:

ظلم کو امن،عداوت کو وفا کہتے ہیں
کیسے ناداں ہیں صرصر کو صبا کہتے ہیں
میرے کشمیر ذرا جاگ کے کچھ جاہ طلب
غیر کو تیرے مقدر کا خدا کہتے ہیں۵

محمد خان نشتر،منور احمد قریشی اور اسلم راجا کے ہاں ترقی پسندانہ عناصر موجود ہیں۔یہ عوام کو مایوسی کے گھٹاٹوپ اندھیروں سے نکالتے ہیں،ہر طرح کے حالات سے نبرد آزما ہونے کا حوصلہ دیتے ہیں۔ان کے ہاں انقلاب،امید اور یقین کی بلند سطح دکھائی دیتی ہے۔

ظلمت شب ہوئی مختصر دوستو
نور پھیلا رہے ہیں سحر دوستو۶

صحرا سے بیاباں سے،کہتاں سے گزر جا
طوفان بھی مدِ مقابل ہو تو طوفاں سے گزر جا'

بچے مزدوروں کے اسکول بھی جائیں گے کچھ سیکھ کے آئیں گے
بنیاد نئے کل کی ہم آج اٹھائیں گے تقدیر بنائیں گے
تقدیر بنائیں گے ہم بھاگ جگائیں گے ہم ہمت نہیں ہاریں گے
بیٹے دہقانوں کے،دھرتی کا مقدر ہیں کرنوں کے پیمبر ہیں'۷

میں اپنے وجود کا اقبال کر نہیں سکتا
میرے وجود کے اندر بغاوتیں ہیں بہت
وہ چاہتے ہیں کہ ہم ان کی فکر لے کر چلیں
ہم اپنی ذات کے اظہار میں غلام نہیں۸

ڈاکٹر نثار ہمدانی، ڈاکٹر ندیم حیدر بخاری، اور تقویم طاہر کے ہاں انقلاب کی ایک لہر نظر آتی ہے۔ ان میں انقلاب کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ اس حوالے سے عوام کو بیدار کرنے کی کوشش کرتے ہیں:

کہاں کہاں سے دباؤ گے کیسے روکو گے؟
میں انقلاب ہوں سینوں سے پھوٹ آوں گا۹
جہاں ایوان بکتے ہو جہاں مذہب ہی زر ٹھہرے
وہاں دل سے جدا ہونے میں کتنی دیر لگتی ہے۱۰
مجھ سے اے زمانے مرے افکار نا چھینو
باغی ہوں میں تاعمر بغاوت میں رہوں گا۱۱

جواد جعفری اور اکرم سہیل کے کلام میں بھی انقلابیت کا جذبہ آزادی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ وہ کشمیر و فلسطین کے حوالے سے لوگوں میں جذبہ آزادی بیدار کرتے ہیں۔ وہ پر امید ہیں اور عوام کو بھی امید اور یقین کا درس دیتے ہیں۔ ان کا اس بات پر یقین ہے کہ شہیدوں کا جو لہو بہہ رہا ہے وہ رائیگاں نہیں جائے گا۔ وہ لکھتے ہیں:

ہم دست ستم توڑ کہ دفنا کے رہیں گے
کشمیر فلسطین تجھے پا کے رہیں گے ۱۲
یہ لہو رائیگاں نہ جائے گا
خون، شہیدوں کا رنگ لائے گا
ظلمت شب بھی دربدر ہو گی
ہے یقین مجھ کو پھر سحر ہو گی ۱۳

ڈاکٹر آمنہ بہار، لطیف شمیم، شفیق راجا اور الطاف عاطف حب الوطنی سے سرشار شاعرہ ہیں۔ ان کے لہجے میں کشمیر سے محبت جھلکتی ہے۔ وہ لوگوں میں جذبہ آزادی کو ابھارتے ہیں۔ آزادی کے متوالوں کو ہر چیز سے ٹکر جانے کا حوصلہ دیتے ہیں۔ وہ بے کسوں اور مجبوروں کا سہارا بنتے ہیں۔ افلاس زدہ اور مزدور طبقے کی ترجمانی کرتے ہیں، اشعار ملاحظہ کیجیے:

جن کی آزادی کی خواہش کب سے ہو گرم سفر
برف زاروں کے فروتر سلسلوں کو چوم لوں ۱۴
ظلم سہنے سے تو اچھا ہے بغاوت کر دیں
جسے مرنا ہے وہ آئے سرے بازار مرے ۱۵
لوگ بھوکے سوئے ہوئے ہیں فٹ پاتھ پر
بے صدا گزرو یہاں سے اس طرح
جاگ نہ جائیں کہیں آہٹ سے لوگ ۱۶
سر شام گلیاں ہوئی پھر اداس

انہیں بھی لاحق اجالے کا غم
کسی کے محل سے نہیں ہے غرض
کہ مکڑی کو ہے اپنے جالے کا غم ۱۷

ترقی پسند مصنفین نے صرف اور صرف غریبوں کے لیے آواز اٹھائیں اور یہ طے پایا کہ ادیبوں اور شعرا کے ایسا ادب تخلیق کریں گے جو صرف غریبوں کی آواز بنے گا۔ معاشرے میں موجود خامیوں اور ناانصافیوں کے خلاف آواز اٹھائیں۔ یوں اس تحریک نے آزاد کشمیر کے شعرا کو بھی متاثر کیا اور ترقی پسندانہ شاعری میں بے مثال شعری ادب تخلیق ہوا۔

اردو ادب میں رومانوی تحریک کو عموماً سرسید کی علی گڑھ تحریک کا ردعمل کہا جاتا ہے۔ علی گڑھ تحریک جو کہ ایک اصلاحی تحریک تھی۔ اس میں حقیقت پسندی کو فروغ دیا گیا جس کی وجہ سے خشکی اور اکتاہٹ پیدا ہونے لگی۔ پھر اس کا ردعمل رومانوی تحریک کی صورت میں ظاہر ہونا شروع ہوا۔ رومانوی تحریک میں ان جذبات کا بھرپور طریقے سے احیاء ہوا۔ آزاد کشمیر کے شعرا بھی اس تحریک سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ انھوں نے بھی اپنی شاعری میں اس فکر کو رواج دیا۔ محمد خان نشتر کے ہاں بھی محبوب سے متعلقہ مضامین وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ محبوب کی مختلف خصوصیات کا ذکر شاعری میں کرتے ہیں:

الجھے ہیں تیری زلف گرہ گیر میں ایسے
ہر چند کے آزاد ہیں، آزاد نہیں ہیں ۱۸

مخلص وجدانی اور منور احمد قریشی کے کلام میں رومانوی تحریک کے اثرات کو واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ محبوب کے وصل کی باتیں، حسن و سراپا اور عشق و عاشقی کی باتیں اور رونوی کیفیات موجود ہیں۔

پیار کا موسم خشک بہت تھا یا ہم کو احساس بہت
ساری نظریں دیکھ رہی تھیں یار و پیر چناس بہت ۱۹

آپ سے پیار ہی نہ ہو جائے
جس کا ڈر ہے، وہی نہ ہو جائے
اتنا اخلاص! ڈر سا لگتا ہے
رہبری رہزنی نہ ہو جائے ۲۰

زاہد کلیم کی شاعری کا ایک موضوع ان کے ہاں رومانیت بھی ہے۔ زاہد کی شاعری میں رومانیت کا موضوع منفی نہیں مثبت ہے اور حقیقت و اصلیت کے قریب ہے۔ ان کی شاعری میں رومانیت کا پہلوان کے جوش و جذبے کا عکاس ہے۔ لب و لہجہ میں قوت، اعتماد، آہنگی اور نغمگی ان کی انفرادیت کا واضح ثبوت ہے۔ میلان طبع میں رومانیت کے میلان کی ایک جھلک ملاحظہ ہو:

انداز کہہ رہے ہیں، بدن ہے بلور کا

شوخی بتا رہی ہے تبسم ہے حور کا ۲۱

ناز مظفر آبادی کے کئی شعری مجموعہ ہا شائع ہو کر داد و تحسین وصول کر چکے ہیں۔ ناز صاحب کی شاعری میں رومانوی عناصر اپنی خصوصیات اسی طرح اسلم راجا کی شاعری پر رومانیت کے اثرات نظر آتے ہیں۔ عشقیہ مضامین کا بیان ان کی شاعری سے ملاحظہ کیجیے:

التجا کی ہے جستجو کی ہے

تیرے ملنے کی آرزو کی ہے

لوگ کہتے ہیں شاعری اس کو

میں نے جو تم سے گفت گو کی ہے' ۲۲

شفق جب بادلوں کے ساتھ ہم آغوش ہوتی ہے
مجھے تیری محبت کا زمانہ یاد آتا ہے ۲۳

ڈاکٹر آمنہ بہار کے ہاں داخلیت اور خارجیت کے عناصر موجود ہیں۔ عشق و محبت کے جذبات کے بیان کیا ان کے کلام میں فراوانی ہے۔ احمد عطاء اللہ کو اگر عشق و محبت کے جذبات کا ترجمان شاعر کہا جائے تو بے جانہ ہو گا۔ اشعار ملاحظہ کیجیے:

رستہ رستہ پھول بچھائے جاسکتے ہیں
وہ آئے تو خواب سجائے جاسکتے ہیں ۲۴
یہ بھی ہے زینت افلاک نہیں بھی ہوتی
ہر محبت خس و خاشاک نہیں بھی ہوتی ۲۵
تیری آنکھیں بیان کرتی ہیں
بات جو شاعری کے بس میں نہیں ۲۶

جاوید الحسن جاوید عشق و محبت کے جذبے سے سرشار تھے۔ وہ ہر چیز میں، ہر جگہ عشق کو دیکھتے ہیں۔ شفیق اے کمال نے صنف غزل میں عشقیہ موضوعات کو بڑی خوب صورتی سے سموتے ہیں۔ ان کے ہاں رومانیت کا ہر رنگ دکھائی دیتا ہے۔ اشعار دیکھیئے:

یہ عشق نے پھر درد جگایا تو چلا میں
سر تیری محبت میں اٹھایا تو چلا میں ۲۷
تیرے آجانے سے ہوتی تھی گھر میں روشنی کتنی
میں تاریکی میں اب تجھ کو بٹھا کر دیکھ لیتا ہوں
تیری یادوں کا اک طوفان جب بے چین کرتا ہے
تیری تصویر لوگوں سے چھپا کر دیکھ لیتا ہوں ۲۸

احمد فرہاد آزاد کشمیر کی جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ ان کے ہاں مذمتی شاعری بھی ہے اور یہ رومانوی شاعری بھی کرتے ہیں۔ بشارت کاظمی غزل کے ذریعے عشقیہ موضوعات کو بڑی خوب صورتی سے بیان کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

سمٹتا ہی نہیں ایسا سفر ہے
محبت بھی بہت لمبا سفر ہے ۲۹
اس سے ملنے کی تمنا مگر کیا کیجیے
وقت سے پہلے قیامت بھی ہو نہیں سکتی ۳۰

ملک محمد ابراہیم گل روایت سے جڑے نظر آتے ہیں اس لئے ان کے ہاں بھی عشق و محبت کے مضامین نظر سے گزرتے ہیں۔ عشق و محبت تقویم طاہر کی شاعری کا بنیادی موضوع ہے۔ دونوں کے کلام سے مثالیں ملاحظہ کیجیے:

یہی تو جانتا کوئی نہیں ہے
جو تم ہو دوسرا کوئی نہیں ہے

اگرچہ عشق میں رسوائیں ہیں
مگر یہ سوچتا کوئی نہیں ہے ۳۱؎
تجھ پہ قربان کریں عمر کی ساری خوشیاں
غم محبت کے محبت سے اٹھائے ہوئے ہم ۳۲؎

شہباز گردیزی اور ڈاکٹر ندیم حیدر بخاری کی شاعری میں بھی عشق و محبت کے جذبات کی ترجمانی ہے۔ ان کا کلام ملاحظہ ہو:

عمر گھٹتی رہی ہم بڑھاتے رہے
عشق کرتے رہے اور نبھاتے رہے ۳۳؎
جب سے دیکھا ہے تیری آنکھوں کو
اپنی آنکھوں سے پیار ہونے لگا ۳۴؎

زکریا شاد نے محبت کے موضوع کو کئی حوالوں سے برتا۔ ان کے نزدیک اشعار کی کثرت کوئی ضروری نہیں بل کہ معنی و خیال کا عمدہ ہونا ضروری ہے۔ وہ ناکام محبت کو بھی زندگی کا حاصل کر دیتے ہیں۔ نمونہ کلام ملاحظہ کیجیے:

آخر یہ ناکام محبت کام آئی
تجھ کو کھو کر میں نے خود کو پایا ہے ۳۵؎

آزاد کشمیر کی شاعری میں رونوی عناصر بدرجہ اتم موجود ہیں۔ شعرا نے اچھوتے اور رمانوی خیالات بیان کیے ہیں۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ ان کے ہاں رونوی تحریک کے اثرات موجود ہیں۔

اسلامی ادب کی تحریک اردو ادب کی اہم ادبی تحریک ہے۔ اسلامی ادب کا نظریہ ہر عہد، ہر ملک اور ہر زبان کے ادب میں ایک توانا فکر رہا ہے۔ اسلامی ادب کی تحریک کی فکری اساس میں توحید، رسالت اور آخرت میں جواب دہی کے تصورات بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ کشمیریوں کے بارے میں یہ بات عام طور پر رائج ہے کہ وہ مذہب کے معاملے میں زیادہ جذباتی ہوتے ہیں۔ اس قوم نے مذہب کی قیمت پر کبھی سودا نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آزاد کشمیر کے شعراء نے بھی اسلامی ادب کی تحریک کے اثرات کو قبول کیا۔ خطہ آزاد کشمیر میں اردو حمد میں اولیت کا درجہ غلام محی الدین کو حاصل ہے ۔ آزاد کشمیر کی پہلی شعری تصنیف میاں غلام محی الدین کی مثنوی ''گلزار فقر'' (۱۱۳۱ھ)(۱۷۱۷ء) کے ساتھ ہی اردو حمد گوئی کا باقاعدہ آغاز ہو جاتا ہے۔ میاں غلام محی الدین کا تعلق آزاد کشمیر کے ضلع میرپور سے تھا۔۔ مثنوی ''گلزارِ فقر'' بنیادی طور پر ایک مرید اور پیر کی عرفانِ ذات و عرفان حقیقت کے متعلق گفت گو ہے۔ ڈاکٹر شفیق انجم لکھتے ہیں:

> ''مثنوی ''گلزارِ فقر'' کا موضوع تصوف ہے۔ مثنوی میں حمد بھی ہے، نعت بھی اور غوث الاعظم کی منقبت بھی، اشعار کی کل تعداد ۴۴۹ ہے۔'' ۳۶؎

شیخ غلام محی الدین میرپوری کی مثنوی ''گلزار فقر'' سے حمدیہ شعر کا انداز اور نمونہ کلام ملاحظہ کیجیے:

جس ذات کا اللہ ہے نانو
تسکا مجھے بتاؤ تھانو ۳۷؎

آزاد کشمیر کے شعراء میں اسلامی ادب کی تحریک میں ایک نمایاں نام پروفیسر یعقوب شاہق کا ہے۔ انہوں نے ان کے اشعار ملاحظہ کیجئے:

وہ محفل جس میں تھی شمع فروزاں یاد آتی ہے

وہ جان انجمن روح گلستان یاد آتی ہے

خزاں کا جب کوئی جھونکا جھٹک دیتا ہے پھولوں کو

چمن میں کھیلتی موجو بہاراں یاد آتی ہے[۳۸]

آزاد کشمیر میں اسلامی ادب کی روایت کو آگے بڑھانے والوں میں ایک نام پروفیسر امین طارق قاسمی کا ہے۔ ان کے شعری مجموعے 'مالا میں دھاگہ'' اور ' رسول امیں' سے ان کے ہاں مذہبی میلان کا اندازہ ہوتا ہے:

خدا کے نام سے خامہ کا میں آغاز کرتا ہوں

اسی کا نام اپنا مونس و دمساز کرتا ہوں'[۳۹]

آزادی کشمیر میں اسلامی ادب میں ایک نام پروفیسر بشیر مغل کا ہے۔ پروفیسر صاحب کی کتب خاص طور پر 'صبح زندگی' اور 'تہہ محراب حرم' سے ان کی اسلامی فکر اور توحید ورسالت کا پتا چلتا ہے۔ نعتیہ اشعار ملاحظہ کیجیے:

محمد عربی ﷺ !ترا احسان ہے زمانے پر

جھکے ہوئے ہیں فلک تیرے آستانے پر

بشر کی خفتہ سعادتوں نے لبیک کہی

زمانہ جاگ اٹھا آپ ﷺ کے جگانے پہ[۴۰]

آزاد کشمیر میں اسلامی ادب کے فروغ میں محمد خلیل ثاقب کا ایک اہم نام ہے۔ 'ندائے حق'، شعلہ نور، 'شمع رسالت کے پروانے' اور 'گلدستہ عقیدت' کے نام سے حمدیہ و نعتیہ مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ حمدیہ کلام پیش کیجیے:

اے خالق کون و مکاں

اے مالک ہر دو جہاں

زیبا ہے تجھ کو سب ثنا

اے مہرباں، اے مہرباں[۴۱]

الطاف قریشی صاحب اسلوب شاعر اور مزاج کے اعتبار سے صوفیانہ خیالات کے آدمی تھے۔ الطاف قریشی کے مجموعے 'داتا زہر پلا' اور 'ثنا' شائع ہو چکے ہیں جن سے ان کے ہاں متصوفانہ اور مذہبی رنگ دکھائی دیتا ہے۔ داتا زہر پلا سے نمونہ کلام ملاحظہ کیجیے:

بیت چکا ہے طوفاں اب تو

پنچھی واپس کر دے

۔۔۔داتا۔۔۔۴۲؎

بشیر صرفی کے حمدیہ و نعتیہ مجموعہ ہائے کلام میں 'اجالا'، 'مدحت'، 'مناجات'، 'ورفعنا لک ذکرک'، 'متاعِ حیات'، 'شفق (غزلوں اور نظموں) اور دیگر کلام کو ڈاکٹر شفیق انجم نے 'کلام بشیر صرفی' کے نام سے مرتب کر کے شائع کیا ہے۔

اے خدائے ذوالکرام وذوالجلال

اے بلند از ہر گمان وہر خیال

اے کہ در دست تو جبروت و جمال

اے خدائے بے نظیر ولا مثال ۴۳؎

ڈاکٹر عبدالرحمن عبد کے شعری مجموعوں میں 'عرفان عبد'، 'صنم کدہ ہے جہاں'، 'سرِ شاخ خیال' اور 'شعلہ محبت' شائع ہو چکے ہیں۔ جس میں اللہ اور آپ سے محبت و عقیدت کا والہانہ اظہار ہے۔ "عرفان عبد"، حمدیہ نعتیہ مجموعہ ہے۔ عرفان عبد سے نعتیہ نمونہ کلام دیکھیے:

شفیق و محسن و محب و دلبر جمیل واحسن ہیں میرے آقا

ہے گلفشاں گلستانِ عالم کہ مایہ نازِ گلشن ہیں میرے آقا

وقارِ انسان حبیب یزداں وہ جان ایمان وہ عینِ قرآن

خدا کی جانب سے سب جہاں پہ دلیل روشن ہیں میرے آقا ۴۴؎

میجر رفیق جعفری، فرزند تحسین جعفری ہیں۔ "سب کے سب محمد سے" مجموعہ حمد و نعت اور منقبت پر مشتمل ہے، حکیم سید علی اکبر شاہ کا نعتیہ مجموعہ کلام "یا رحمتہ العالمین ہے۔ سید مقصود حسین راہی آزاد کشمیر کے ان کا بیشتر کلام حمدیہ اور مدحت رسول پر مشتمل ہے:

میرا اللہ ہر تعریف سے بالا و برتر ہے

وہی خود آشنا ہے عالی واعلیٰ ہے اکبر ہے ۴۵؎

ہے سارے زمانے میں تیرے کردار کا چرچا

غریبوں سے یتیموں سے تیرے پیار کا چرچا

کہتا ہے خدا بھی اور چاہتا ہے خدا بھی

ہوتا رہے دنیا میں میرے یار کا چرچا ۴۶؎

رب بے نیاز ہے اور ہم ہیں نیاز مند

اس کی عنایتوں کی تو حد بے کنار ہے ۴۷؎

پروفیسر محمد شفیق راجا کا اردو نعتیہ مجموعہ 'نعت کا سفر' آزاد کشمیر میں اردو نعتیہ سفر میں خوب صورت اضافہ ہے۔'ارمغان' ان کا حمدیہ اور نعتیہ مجموعہ ہے پروفیسر شفیق راجا کے حمدیہ کلام کا نمونہ ملاحظہ کیجیے:

اسی کے تصرف میں ہے ذرہ ذرہ

اسی کا ثناء خوان ہے قطرہ قطرہ

وہ مالک ہے سب کا وہ سب کا خدا ہے

وہی سب کا داتا ہے مشکل کشا ہے

سمیع الدعا ہے جزیز العطا ہے۴۸؎

پناز مظفر آبادی کا نعتیہ مجموعہ 'حاصل عشق' کے نام سے شائع ہو کر داد و تحسین وصول کر چکا ہے۔پروفیسر عبدالحق مراد کی کتاب "جنبشِ لب" میں حمد و نعت، منقبت اور دیگر اسلامی موضوعات بیان کیے گئے ہیں۔نعتیہ نمونہ کلام ملاحظہ ہو:

حرف جو نعت میں نہیں آیا

کسی اوقات میں نہیں آیا

ناز مدحت کا بھی ایک طریقہ ہے

جو تیری بات میں نہیں آیا۴۹؎

عرش والے نے اپنا تجھے کہہ دیا

فرش والوں کے دل میں اترنے لگا

آفتاب ہدیٰ، خاتم الانبیا

تیری خاطر بنے ہیں یہ ارض و سما۵۰؎

زاہد کلیم کا مجموعہ 'روح انقلاب' ایک نعتیہ مسدس ہے۔نعتیہ شاعری میں ہیت مواد، اسلوب اور فکر و فن کے اعتبار سے خوب صورت اضافہ ہے۔زاہد کلیم کے کلام سے حمدیہ نمونۂ کلام ملاحظہ کیجیے:

ہے یہ بھی تیرا شکر کہ، مجھ کو زباں ملی

اور پھر زبان کو شوخی طرازِ بیاں ملی

طرزِ بیاں کو لیلیِٰ فکرِ جواں ملی

فکر جو اس کو دولتِ ہفتِ آسماں ملی ۵۱؎

طاہر قیوم طاہر کے چھے اردو نعتیہ مجموعہ ہائے کلام 'اظہار عقیدت'، 'اظہار محبت'، 'جشن میلاد محمد ہے مناو لوگو'، 'اظہار چاہت'، اور 'اظہار الفت' اور 'گلستان عقیدت' سب کے سب خوب صورت اور ایمان افروز نعتیہ گلدستے ہیں۔ طاہر قیوم طاہر کے کلام سے نعتیہ انداز میں عقیدت ملاحظہ کیجیے:

میزان عقیدت میں بھی نہیں جب تول کبھی تو سکتا اسے

کیوں ناپ رہا ہے اسے ناداں، پیمانہ عقل سے شان نبی ۵۲؎

خواجا محمد عارف کا حمدیہ اور نعتیہ مجموعہ 'سعادت' میں کیف، جذب اور تلاطم کی کیفیت کا انداز میں دیکھیے۔ ایاز عباسی کا نعتیہ مجموعہ 'ظہور' ان کے مذہبی میلان کی عکاسی کرتا ہے۔ اشعار ملاحظہ کیجیے:

گلوں میں نکہت و رعنائی تیرے دم سے ہے

یہ حسنِ کون و مکاں فیضِ عام تیرا ہے

تو کائنات کی ہر شے کے واسطے رحمت

جو محوِ گردشِ دوراں ہے جام تیرا ہے ۵۳؎

اس زمانے نے تو بس مار ہی ڈالا ہوتا

مصطفی نے نہ اگر ہم کو سنبھالا ہوتا ۵۴؎

سید رضوان حیدر بخاری کے چار اردو نعتیہ مجموعہ ہائے کلام شائع ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر فیاض الحسن کا اردو حمدیہ و نعتیہ مجموعہ ''ذوق عرفان'' (۲۰۰۵ئ) شائع ہوا۔ نعتیہ نمونہ کلام ملاحظہ کیجیے:

جن کے ہونٹوں پہ محمد کی ثناء ہوتی ہے

ان پہ انوار کی بارش بخدا ہوتی ہے ۵۵؎

میرے لیے سرکار کی سیرت ہے نمونہ

ملتا ہے سکوں مجھ کو سرِ شہر مدینہ ۵۶؎

جاوید الحسن جاوید 'پھول محبت کی مانند ہے'، پون، 'گل و گلزار کا موسم'، 'ابھی نظمیں ادھوری ہیں' اور نعتیہ مجموعہ 'مجہور مدینہ' کے خالق ہیں۔ علامہ جواد جعفری کی شاعری میں بھی اسلامی فکر نظر آتی ہے۔ وہ امت مسلمہ کے جذبہ ایمانی کو ابھارتے ہیں۔ اشعار ملاحظہ کیجئے۔

سکوت خوشبو، کلام خوشبو

مرے نبی کا نظام خوشبو

نبی کے رستے کی خاک خوشبو

وجودِ خیر الانام خوشبو۵۷

توڑ دیں گے نعرہ تکبیر سے زنجیر اب

ہاں تمہارے خون سے لکھیں گے ہم کشمیر اب۵۸

شہباز گردیزی نے بھی مذہب کے حوالے سے شاعری کی۔ انھوں نے حمد، نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور بہت سی منقبتیں و نوحے لکھے۔ ان کا کلام دیکھیے:

کس شان سے تو شہر مصائب میں کھڑا ہے

شبیر تیرا حوصلہ دنیا سے بڑا ہے

پر بی بی کی چادر کا محافظ ہے وہ شہباز

بازو کے بنالاشا جو ساحل پہ پڑا ہے۵۹

ان اسلامی ادب کے مجموعہ ہائے کلام کے علاوہ آزاد کشمیر کے اکثر شعرا نے حسب توفیق مذہبی شاعری کی ہے۔ جس سے خطہ آزاد کشمیر میں اسلامی ادب کے حوالے سے معیار اور روایت کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔

یہ تقاضا ہے مرے ذوقِ عبودیت کا

سر جھکانا ہی پڑے گا کوئی در ہو کہ نہ ہو۶۰

نہ کر غم تو امروز و فردا کا آزر

خدا اور دے گا خدا اور دے گا۶۱

یہ عادت ہے تیری کہ، بندہ نوازی

مری لغزشوں پر فقط مسکرانا۶۲

علوم جتنے بھی وحی خدا کے منکر ہیں

وہ بال و پر نہیں، بے دست و پائی دیتے ہیں ۶۳

تو کہ علیم و عالم لاہوت و لامکاں

تو کہ خبیر وواقفِ اسرارِ کن فکاں۶۴

ہمیں ہر جہت چہچنے دے

کہ اپنی تو کوئی جہت بھی مکمل نہیں ہے ۶۵؎

جو یاد آئی زمانے میں رزق کی تنگی

خدا گواہ ہے یار خدا بھی بھول گئے ۶۶؎

اے خدا مجھ کو میری بات کو زندہ رکھنا

میرے شہروں میرے دیہات کو زندہ رکھنا

جس کو کیا آباد خان مظفر خان نے

اس حسین شہر کے دن رات کو زندہ رکھنا ۶۷؎

میرے عصیاں پہ کر نہ نظر مالکا

میں خطا ہی خطا تو عطا ہی عطا ۶۸؎

خدا میرے قدموں کو رستہ بنا دے

خدا مجھ کو پھولوں کی خوش بو بنا دے، ہوا میں اڑا دے ۶۹؎

اے خدا میری تمنا بھی فقط اتنی ہے

تیری تعریف میں اک اور جہاں تک اتروں ۷۰؎

اے امین حکمتِ ام الکتاب

وحدت گم گشتہ خود باز یاب ۷۱؎

مرے نبی محترم

میں خاک پائے او قدم

ہے مبتلا، غم دلم

مرے نبی محترم ۷۲؎

کون کر سکتا ہے اس انسانِ کامل کی ثنا

جس کی نعت و منقبت کہتا ہے خود رب العلا ۷۳؎

اے شاہ لولاک اے شافعِ محشر

منور ہے تیرے نور سے کوہسار مدینہ ۴۷

لفظ جب تک وضو نہیں کرتے

ہم تیری گفتگو نہیں کرتے ۵۷

میں زخم خوردہ ہوں دنیا کی بے ثباتی کی

حیات پاک کو تیری ہی، معتبر دیکھوں ۶۷

مجھ پہ گر تیرا کرم اے شہِ بطحا ہوتا

یہ مقدر مرا ہمدوشِ ثریا ہوتا ۷۷

آزاد کشمیر میں اسلامی ادب کی روایت بہت مضبوط روایت ہے۔ شعرا کے ہاں تمام قسم کی نیاز مندی اور عقیدت ملتی ہے۔ ان کے ہاں اللہ، رسول ﷺ، صحابہ کرام، اہل بیت، کربلائی شاعری کے ساتھ ساتھ دیگر مذہبی اصناف میں طبع آزمائی اپنی پوری عقیدت کے ساتھ ملتی ہے۔

آزاد کشمیر ایک ایسا خطہ ہے جس کے ادب میں کثیر الجہتی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ کشمیر کے شعری ادب میں میں کلاسیک وجدید ادب کے اثرات کے ساتھ ساتھ مختلف ادبی تحریکوں کے اثرات بدرجہ اتم موجود ہیں۔ یہ آتش چنار کی مٹی بڑی زرخیز مٹی ہے جو اثرات کے باوجود اپنا تشخص برقرار رکھے ہوئے ہے۔ آزاد کشمیر کے شعرا کے ہاں ترقی پسندانہ عناصر، رومانوی عناصر، اسلامی عناصر کے ساتھ ساتھ دیگر دنیا کے ادبیات کے اثرات موجود ہیں۔ آزاد کشمیر کی شاعری میں انقلابی خیالات کی صورت نمایاں ہے۔ وطن سے والہانہ عشق، اپنی مٹی سے محبت، اپنی تہذیب وثقافت اور تشخص کے لیے یہ شعر الکھتے ہیں۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ انفرادی طور پر آزاد کشمیر کی شاعری پر اردو ادب کے اثرات کافی نمایاں ہیں لیکن یہاں باضابطہ طور کسی تحریک کا وجود نظر نہیں آتا۔ آزاد کشمیر میں ایسا کوئی دبستان نہیں رہا ہے جو اُردو ادب کی تحریکات سے براہ راست متاثر ہوا ہو، بکھرے بکھرے رجحانات تو ڈھونڈے جاسکتے ہیں لیکن باقاعدہ کسی تحریک کے اثرات نظر نہیں آتے۔ ترقی پسندانہ سوچ، رومانوی خیالات، اسلامی تحریک، صوفی وعلاقائی تحریک کے ساتھ ساتھ تحریک پاکستان، علامہ اقبال، حفیظ جالندھری اور دیگر شاعروں سے یہاں کے شعرا پر اثرات انفرادی طور پر موجود ہیں۔ ان تمام شخصیات اور تحریکات نے آزاد کشمیر کے ادبی منظر نامے کو تشکیل دیا ہے، جس نے خطے میں اردو شاعری کے موضوعات، اسلوب اور شکلوں کو متاثر کیا ہے۔ شاعروں نے ایک منفرد آواز اور نقطہ نظر تخلیق کرنے کے لیے اکثر متعدد تحریکوں کے عناصر کو ملایا بھی ہے اور اپنی انفرادیت بھی برقرار رکھی ہے۔

حوالہ جات

۱۔ڈاکٹر انور سدید، اردو ادب کی تحریکیں، انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی، اشاعت ہشتم، ۲۰۱۳، ص ۳۴

۲۔ ڈاکٹر افتخار مغل، کشمیر میں اردو شاعری، مقالہ برائے ایم۔ فل، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، ۱۹۹۵ء ص ۹۰

۳۔ ایضا، ص ۲۷

۴۔شہباز گردیزی، انٹرویو، بوقت دس بجے باغ، گرلز کالج ۸ نومبر ۲۰۲۳

۵۔نذیر انجم، پلک پلک زنجیر، کاشر پبلشرز، میرپور، ۱۹۹۲ء، ص ۳۴

۶۔ محمد خان نشتر، لمحات نشتر، نیلم پبلی کیشنز، مظفر آباد، ۲۰۰۱ء، ص ۵۱

۷۔ منور احمد قریشی، دہلیز شب، ٹی بی ایم پبلشرز اینڈ پرنٹرز، لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۲۲

۸۔اسلم راجا، کونپل کا بدن، ادارہ مصارف کشمیر، ہاڑی گہل، باغ، ۱۹۸۴ء ص ۵۴

۹۔ڈاکٹر نثار حسین ہمدانی، چنار، چاندنی اور چنبیلی، الشیخ پرنٹر، مظفر آباد، ۱۹۹۳ء، ص ۳۲

۱۰۔ڈاکٹر ندیم بخاری، کہیں پہ دل کہیں آنکھیں، خزینہ علم و ادب، لاہور، ۲۰۰۱ء ص ۶۷

۱۱۔ تقویم طاہر، تیری یادیں محبت ہیں، رومیل ہاوس آف پبلی کیشنز، راول پنڈی، ۲۰۱۱ء ص ۳۴

۱۲۔جواد جعفری، احتجاج، ادار تحقیقات اسلامی، مظفر آباد، ۱۹۹۴ء ص ۷۶

۱۳۔اکرم سہیل، نئے اجالے ہیں خواب میرے، جمہور پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۶ء ص ۲۳

۱۴۔ڈاکٹر آمنہ بہار، چناروں کی آگ، انقلاب پبلشرز، راول پنڈی، ۱۹۸۷ء ص ۴۵

۱۵۔لطیف شمیم، غیر مطبوعہ کلام

۱۶۔ شفیق راجا، پروفیسر، میں حرف حرف سمیٹوں، پبلشرز، طلوع باغ، ۲۰۰۲ء ص ۱۲

۱۷۔الطاف عاطف، جھیل کا چاند، مہب پبلیشنگ بلوچستان، ۲۰۱۲ء ص ۵۶

۱۸۔ محمد خان نشتر، لمحات نشتر، نیلم پبلی کیشنز، مظفر آباد، ۲۰۰۱ء، ص ۵۱

۱۹۔ مخلص وجدانی، صلیبوں کا شہر، ادبیات، مظفر آباد، ۱۹۹۵ء ص ۲۳

۲۰۔ منور احمد قریشی، دہلیز شب، ٹی بی ایم پبلشرز اینڈ پرنٹرز، ۲۰۱۴، ص ۴۲

۲۱۔زاہد کلیم، محراب فکر، نیلم پبلی کیشنز، مظفر آباد، ۲۰۰۶ء ص ۴۵

۲۲۔ناز مظفر آبادی، حرف آشنا، مثال پبلی کیشنز، فیصل آباد، ۲۰۱۷ء ص ۱۲

۲۳۔اسلم راجا، کونپل کا بدن، ادارہ مصارف کشمیر، ہاڑی گہل، باغ، ۱۹۸۴ء ص ۴۵

۲۴۔ڈاکٹر آمنہ بہار، چناروں کی آگ، انقلاب پبلشرز، راول پنڈی، ۱۹۸۷ء ص ۱۱

۲۵۔ ایضاً، ص ۱۲

۲۶۔ احمد عطااللہ، والہانہ، رمیل ہاوس آف پبلی کیشنز، راول پنڈی، ۲۰۱۵ء ص ۳۴

۲۷۔ جاوید الحسن جاوید، محبت پھول کی مانند، نیلم پرنٹنگ پریس، مظفر آباد، ۲۰۰۴، ص ۵۱

۲۸۔ شفیق اے کمال، غیر مطبوعہ کلام

۲۹۔ احمد فرہاد، غیر مطبوعہ کلام

۳۰۔ بشارت کاظمی، غیر مطبوعہ کلام

۳۱۔ ابراہیم گل، غیر مطبوعہ کلام

۳۲۔ تقویم طاہر، تیری یادیں محبت ہیں، رومیل ہاوس آف پبلی کیشنز، راول پنڈی، ۲۰۱۱، ص ۴۷

۳۳۔ شہباز گردیزی، خواب کون دیکھے گا، طلوع پبلی کیشنز باغ آزاد کشمیر، اشاعت اول، ۲۰۰۸، ص ۲۴

۳۴۔ ڈاکٹر ندیم بخاری، کہیں پہ دل کہیں آنکھیں، خزینہ علم وادب، لاہور، ۲۰۰۱ء ص ۳۴

۳۵۔ زکریا شاد، خاموش کی کھڑکی سے، زریون مطبوعات، فیصل آباد، نومبر ۲۰۱۳، ص ۷۰

۳۶۔ ڈاکٹر شفیق انجم، دیباچہ، کلام بشیر صرفی از بشیر صرفی، پورپ اکادمی، اسلام آباد، ۲۰۱۰، ص ۴۳

۳۷۔ کلام بشیر صرفی از بشیر صرفی، پورپ اکادمی، اسلام آباد، ۲۰۱۰، ص ۴۳

۳۸۔ یعقوب شائق، نعت، مشمولہ، چنار، گورنمنٹ کالج، گھڑی دوپٹہ، مظفر آباد، ۸۷۔ ۱۹۸۶ء ص ۷۳

۳۹۔ پروفیسر امین طارق قاسمی، مالا میں دھاگہ، ڈاکٹر محمد رفیع الدین مرکز تحقیقات، گورنمنٹ کالج میرپور، ۲۰۱۴ء ص ۶۲

۴۰۔ پروفیسر بشیر مغل، تہہ محراب حرم، پبلشرز، ندارد، افضل پور، ۱۹۹۴ء ص ۲۳

۴۱۔ محمد خلیل ثاقب، گلدستہ عقیدت، نواب سنز پبلی کیشنز، راول پنڈی ص ۳۷

۴۲۔ الطاف قریشی، داتا زہر پلا، مکتبہ شعر وادب، لاہور، ۱۹۷۷ء ص ۲۸

۴۳۔ بشیر صرفی، کلام بشیر صرفی، مرتب ڈاکٹر شفیق انجم، پورپ اکادمی، اسلام آباد، ۲۰۱۰ء ص ۲۴

۴۴۔ ڈاکٹر عبدالرحمن عبد، عرفان عبد، نیویارک اردو انجمن، نیویارک، ۱۹۹۱، ص ۵۳

۴۵۔ میجر رفیق جعفری، سب کے سب محمد سے، ایس ٹی پرنٹرز، راول پنڈی، ۲۰۱۷ء ص ۲۴

۴۶۔ حکیم سید علی اکبر، یارحمتہ العالمین، بھٹو پرنٹر لاہور، ۲۰۱۶ء، ص ۲۵

۴۷۔ صہبائے عشق از سید مقصود حسین راہی، اظہار سنز پرنٹر، لاہور، ص ۱۲

۴۸۔ روفیسر شفیق راجا، نعت کا سفر، ادارہ نکس، میر پور، ۲۰۱۵ء، ص ۱۳

۴۹۔ ناز مظفر آبادی، حاصل عشق، مثال پبلشرز فیصل آباد ۲۰۲۴ء

۵۰۔ پروفیسر عبد الحق مراد، جنبش لب، ے۔ کے۔ بی گراف، راول پنڈی، ۲۰۱۷ء، ص ۲۸

۵۱۔ زاہد کلیم، روح انقلاب، قلم دوست پبلی کیشنز، اردو بازار لاہور، ۲۰۰۸ء، ص ۶۵

۵۲۔ طاہر قیوم طاہر، اظہار چاہت، ٹاپ ماونٹن پرنٹر اینڈ پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۵ء، ص ۴۳

۵۳۔ خواجا محمد عارف، سعادت، تعبیر پبلی کیشنز، میر پور، ۲۰۰۶ء، ص ۲۱

۵۴۔ ایاز احمد عباسی، ظہور، خزینہ علم وادب لاہور، ۲۰۰۵ء، ص ۵۶

۵۵۔ سید رضوان حیدر، کرم حضور کا ہے، میٹرکس پبلی کیشنز، راول پنڈی، نومبر ۲۰۱۷ء، ص ۱۴

۵۶۔ ڈاکٹر فیاض الحسن، ذوق عرفان، اتفاق پرنٹنگ پریس، مظفر آباد، ۲۰۰۵ء، ص ۵۶

۵۷۔ جاوید الحسن جاوید، محبت پھول کی مانند، نیلم پرنٹنگ پریس، مظفر آباد، ۲۰۰۴ء، ص ۳۲

۵۸۔ جواد جعفری، احتجاج، ادار تحقیقات اسلامی، مظفر آباد، ۱۹۹۴ء ص ۱۲

۵۹۔ شہباز گردیزی، خواب کون دیکھے گا، طلوع پبلی کیشنز باغ آزاد کشمیر، اشاعت اول، ۲۰۰۸، ص ۸۰

۶۰۔ حبیب کیفوی، کشمیر میں اردو، مرکزی اردو بورڈ، لاہور، اول ۱۹۹۷ء، ص ۱۲۳

۶۱۔ آزر عسکری، کشت زعفران، کشمیر بک فاؤنڈیشن، ۱۹۷۶ء ص ۱۱۸

۶۲۔ محمد خان نشتر، لمحات نشتر، نیلم پبلی کیشنز، مظفر آباد، ۲۰۰۱، ص ۱۵

۶۳۔ ڈاکٹر صابر آفاقی، شہر تمنا، ادبیات، مظفر آباد، ۱۹۸۰، ص ۱۴

۶۴۔ رفیق بھٹی، ستون دار، پنچال پبلشرز، میر پور، ۱۹۹۴، ص ۳۴

۶۵۔ توصیف خواجا، نظم، مشمولہ، ہفت روزہ، مشیر، مظفر آباد، ۱۹۹۶، ص ۲۹

۶۶۔ عماد الدین سوز، ماہ نامہ، آزاد کشمیر، دسمبر ۱۹۷۸ء، ص ۲۲

۶۷۔ مخلص وجدانی، صلیبوں کا شہر، ادبیات، مظفر آباد، ۱۹۹۵ء، ص ۶۷

۶۸۔ ڈاکٹر افتخار مغل، حمد، مشمولہ، اختر سحر، گورنمنٹ کالج چکار مظفر آباد، پہلا شمارہ، ۱۹۸۴ء ص ۲

۶۹۔ نصیر احمد ناصر، جدائی راستوں کے ساتھ چلتی ہے، لیور بکس اسلام آباد، ۱۹۹۴، ص ۱۱

۷۰۔ اسرار ایوب، حمد، مشمولہ، ماھل، گورنمنٹ کالج باغ، زلزلہ نمبر، ۲۰۰۷ء، ص ۳۱

۷۱۔ عبد العلیم صدیقی، نعت، مشمولہ، سروش، گورنمنٹ کالج میر پور، ۲۰۰۷، ص ۳۴

۷۲۔ پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین صدیقی، نعت، مشمولہ سروش، گورنمنٹ کالج میر پور، ۲۰۰۶ء، ص ۲۳

۷۳۔ پروفیسر محمد یعقوب شائق، نعت، مشمولہ، چنار، گورنمنٹ کالج گڑھی دوپٹہ، پہلا شمارہ، ۱۹۸۶ء، ص ۷۳

۷۴۔ ساگر کاشمیری، ادھورے سپنے، کاشر پبلشرز، میر پور، ۱۹۹۹ء، ص ۲۵

۷۵۔ مشتاق شاد، نمبل، شرکت پریس، لاہور، ۱۹۹۶ء، ص ۳۴

۷۶۔ ڈاکٹر سیدہ آمنہ بہار، چناروں کی آگ، انقلاب پبلشرز، راول پنڈی، ۱۹۸۷ء، ص ۳۲

۷۷۔ ڈاکٹر مقصود جعفری، اوج دار ص ۲۰۱۰ء، ص ۱۲